



سوال

(422) پرانے قرآن جن سے تلاوت کرنا ممکن نہ ہو؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے محلہ کی مسجد میں بڑے سائز کے قرآن مجید پڑے ہیں جن کی حالت انتہائی بوسیدہ ہے۔ پرانے ہونے کی وجہ سے ان پر تلاوت نہیں ہو سکتی، ان کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید کا ظاہری اور باطنی ادب و احترام ہمارا اولین مذہبی فریضہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو اللہ کے شعائر کی تعظیم کرے گا یہ بات دلوں کے تقویٰ کی علامت ہے۔“ [۲۲/ الحج: ۲۲]

اللہ تعالیٰ کی کتاب کا سب سے زیادہ حق یہ ہے کہ اس کی تعظیم کی جائے۔ صورت مستولہ میں بڑے سائز کے پرانے قرآن مجید اگرچہ تلاوت کے قابل نہیں ہیں، تاہم ان کا ادب و احترام اب بھی ضروری ہے جس کی ممکن حد تک حسب ذیل صورتیں ہیں:

آج کل قبرستان میں کچھ لوگ مقدس اوراق کی حفاظت کے لئے ”قرآن محل“ تعمیر کر لیتے ہیں یا لوہے کے ٹین اور ڈبوں کو کسی بجلی کے کھمبے یا دیوار سے آویزاں کر دیا جاتا ہے۔ ان پر لکھا ہوتا ہے کہ مقدس اوراق اس میں ڈالیں، یہ اچھی سوچ اور بہتر کام ہے لیکن عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ جب یہ قرآن محل یا لوہے کے ٹین اور ڈبے بھر جاتے ہیں تو پھر ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا اور مقدس اوراق کی بے حرمتی اس طرح ہوتی ہے کہ تیز ہوا چلنے سے یہ اوراق اڑ کر کسی پلید جگہ گر جاتے ہیں۔

بعض حضرات زمین میں گرٹھا کھود کر اس میں ان اوراق کو دفن کرنے کا مشورہ دیتے ہیں لیکن ایسا کرنے سے بھی ان کی بے حرمتی کا خطرہ بدستور قائم رہتا ہے۔ کیونکہ کسی وقت بھی زمین پلید ہو سکتی ہے یا ان اوراق کو دیکھ و غیرہ کا خطرہ رہتا ہے۔

بعض حضرات ان اوراق کا بنڈل بنا کر ان کے ساتھ کوئی وزنی چیز باندھ کر بستے ہوئے پانی میں ڈال دیتے ہیں لیکن یہ بھی کوئی محفوظ طریقہ نہیں ہے۔ کیونکہ بنڈل کھل کر ان اوراق کے پانی پر آجانے کا اندیشہ رہتا ہے بلکہ بعض اوراق کو پانی پر تیرتے ہوئے دیکھا بھی گیا ہے۔

ایک بہتر صورت وہ یہ ہے کہ جسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں اپنایا، حدیث میں ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کی مختلف نقول تیار کر لیں تو جو مصاحف ان نقول کے مطابق نہیں تھے انہیں جلا دیا گیا۔ [صحیح بخاری، فضائل القرآن: ۴۹۸۷]



حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چند لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس اقدام کو جب جذباتی انداز میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا: ”مصاحف کے جلانے کے متعلق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے کلمہ خیر ہی کہو۔ انہوں نے یہ کام کر کے کوئی برا اقدام نہیں اٹھایا۔“ [فتح الباری، ص: ۱۲، ج: ۹]

بہر حال معاملہ ہے بوسیدہ مصاحف اور پھٹے پرانے مقدس اوراق کے تقدس اور احترام کو ملحوظ رکھنے کا، اس پر کسی صورت میں بھی آنچ نہیں آنی چاہیے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 427